یہ نہ پوچھو غمِ حسین ہے کیا
اس سے ہی ہے وجود عالم کا

انبیا کربلا میں روئے ہے
دل میں سب کے حسین کا غم تھا

کیوں نہ ماتم ہو عرشِ اعظم پر
روزِ عاشور روزِ محشر تھا

پتھروں سے بھی خوں نکلتا تھا
کربلا میں ستم کچھ ایسا ہوا

جسکی پوشاک ائی جنت سے
کربلا میں اسے کفن نہ ملا

جس کے غم میں ہے گریاں جن و فلک
اس سے بڑھ کر بھی کوئی غم نہ ملا

فاطمہ کی جو گود میں تھا پلا
گرم ریتی پہ اسکا لاشہ تھا

دوشِ احمد پہ جو سوار ہوا
گھوڑے سے وہ بھی اب ہے رن میں گرا

اس کے سر کو چڑھایا نیزے پر
جس نے اسلام کو بلند کیا